السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے بعض لوگوں کو دیکھا کہ وہ مسجد حرام میں مثال کے طور پر ظہر اور عصر سے پہلے سوجاتے ہیں ۔ پھر جب لوگوں کو خبر دار کرنے والا انہیں جگانے آتا ہے تو وہ وضو کیے بغیر ہی نماز میں شامل ہوجاتے ہیں اور یہی صورت بعض عورتوں کی بھی ہوتی ہے اس کے حکم سے ہمیں مستفید فرمایئے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نیند ناقص وضو ہے ، جبکہ گہری ہو اور شعور کو زائل کردے ۔ جیسا کہ جلیل القدر صحابی صفوان بن عسال المرادی سے مروی ہے ۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ جب ہم مسافر ہوں تو ماسوائے جنابت تین دن رات تک اپنے موزے نہ اتاریں ۔ بول و براز اور نیند سے اتارنے کی ضرورت نہیں ۔ اسے نسائی اور ترمذی نے نکالا ۔ اور اس حدیث کے الفاظ ترمذی کے ہیں اور ابن خزیمہ نے اسے صحیح کہا ہے ۔

اور معاویہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا :

((العینُ وِکَاءُ السّہ ، فإذا نامت العینانُ استطلق الوِکَاءُ ۔))

''آنکھ سرین کا سربند ہے ۔ جب آنکھیں سوجاتی ہیں تو سربند ڈھیلا پڑجاتا ہے''

اسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا اور اس کی سند میں ضعیف ہے لیکن اس کے شواہد ہیں جو اس کی تائید کرتے ہیں جیسے صفوان والی حدیث مذکورہ بالا ۔ اس لحاظ سے یہ حدیث حسن بن جاتی ہے ۔ ان تصریحات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جو مرد عورت مسجد حرام میں یا کسی بھی جگہ سوجائے تو اس سے اس کی طہارت ٹوٹ جاتی اور اس پر وضو کرنا لازم ہے ۔ پھر اگر وہ بلا وضو نماز ادا کرے تو اس کی نماز درست نہ ہوگی ۔ اور وضو شرعی یہ ہے کہ منہ دھویا جائے کلی کی جائے اور ناک کو جھاڑا جائے اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھویا جائے اور کانوں سمیت سر کا مسح کیا جائے اور پاؤں کو ٹخنوں تک دھویا جائے اور نیند اور دوسری صورتوں مثلاً ہوا خارج اور شرمگاہ کو چھونا اور اونٹ کا گوشت کھانا وغیرہ میں استنجا کرنے کی ضرورت نہیں استنجا یا ڈھیلوں سے صفائی وضو سے قبل اور صرف بول و براز کی صورت میں واجب ہوتی ہے یا ایسی صورتوں میں جو بول براز میں ہوں ۔

رہی اونگھ تو یہ ناقص وضو نہیں ۔ کیونکہ اس سے شعور زائل نہیں ہوتا ۔ اسی بنا پر اس باب میں وارد احادیث میں تطبیق ہوجاتی ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ